ساجد حمید

ذبح کا طریقہ

قال[1] عدی بن حاتم، قلت: یا رسول اللّٰہ، ارایت ان احدنا اصاب صیدا، ولیس معه سکین، أیذبح بالمروۃ وشقة العصا[2]؟

فقال: امرر الدم بما شئت واذکر اسم اللّٰہ عز و جل. (سنن ابی داؤد، رقم ۲۸۲۴)

عدی بن حاتم کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ کی کیا رائے ہے، اگر ہم میں سے کسی کو کوئی شکار اس حال میں ہاتھ لگے کہ اس کے پاس چھری نہ ہو تو آیا وہ پتھر یا لکڑی کے ٹکڑے سے ذبح کر لے[1]؟

آپ نے فرمایا: جس چیز سے چاہو خون بہا دو، اور اللہ کا نام اس پر ضرور لو[2]۔

ترجمے کے حواشی

۱۔ یہ سوال اس لیے کیا گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی جو تربیت کی تھی، اس میں انھیں یہ سکھایا تھا کہ کسی کو تکلیف دینا اور ستانا اللہ کو پسند نہیں ہے۔ بندۂ مومن وہ ہے جس سے کسی کو اذیت نہ ہو۔ ایک حدیث میں دیکھیے یہی

www.javedahmadghamidi.com www.ghamidi.net

اصول جانوروں کے ذبح کے بارے میں بھی واضح کیا گیا ہے:

قال رسول اللّٰه إن اللّٰه كتب الإحسان علی كل شیء ... وليحد احدكم شفرته فليرح ذبيحته. (صحیح مسلم، رقم ۱۹۵۵)

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں احسان کو فرض کیا ہے۔... اس لیے چاہیے کہ تم میں سے ہر ایک اپنی چھری کو خوب تیز کرے، تاکہ اس کا ذبیحہ بلا تکلیف ذبح ہو سکے۔“

چنانچہ یہی وہ تربیت ہے جس کی وجہ سے سوال پیدا ہوا کہ جب چھری نہ ہو اور جانور شکار ہو چکا ہے تو کیا کیا جائے؟ آپ نے فرمایا کہ پھر جو چیز میسر ہو، اسی سے ذبح کرلو۔ ان دونوں احادیث میں بظاہر تضاد لگتا ہے، لیکن ایسا نہیں ہے۔ مسلم کی محولہ بالا روایت عام حالات سے متعلق ہے، اور زیر بحث ابوداؤد کی روایت خاص صورت حال میں ایک حل پیش کرتی ہے۔ اصل میں شکار سے زخمی جانور کو چھری نہ ہونے کے سبب سے چھوڑ دینا، اس کے لیے زیادہ اذیت ناک ہے۔ اسے جلد سے جلد ذبح کرنا ہی اسے تکلیف سے جلد نجات دے گا۔

۲۔ یہاں چھری کے علاوہ ہر کاٹنے والی چیز کے ذریعے سے ذبح کرنے کی اجازت دی ہے، لیکن اس کے ساتھ دو باتوں کا ذکر کیا ہے: ایک خون بہا دینے کا اور دوسرے اللہ کا نام لینے کا۔ تذکیہ یا ذبح کرنے کے شرعی طریقے کی یہی دو بنیادی چیزیں ہیں جس سے ذبیحہ حلال ہوگا۔ جانور کو ایسے طریقے سے ذبح کیا جائے کہ جس سے مرنے سے پہلے اس کا سارا خون بہ کر نکل جائے اور دوسرے یہ کہ اس پر اللہ کا نام لیا جائے۔ اسے اسلامی اصطلاح میں 'تذکیہ' کہتے ہیں۔ سورۂ مائدہ میں اسی طریقے کے ذبیحہ کو کھانے کے لیے حلال قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید کا فرمان ہے:

حُرِّمَتۡ عَلَيۡكُمُ الۡمَيۡتَةُ وَالدَّمُ وَلَحۡمُ الۡخِنۡزِيۡرِ وَمَاۤ اُهِلَّ لِغَيۡرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالۡمُنۡخَنِقَةُ وَالۡمَوۡقُوۡذَةُ وَالۡمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيۡحَةُ وَمَاۤ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيۡتُمۡ. (المائدہ ۵: ۳)

”تم پر مردار، خون، سؤر کا گوشت اور غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ حرام ہے، اور (مردار میں یہ بھی کہ) جو گلا گھٹنے سے مرا ہو، جو چوٹ لگنے سے مرا ہو، جو گر کر مرا ہو، جو سینگ لگنے سے مرا ہو، یا جسے کسی شکار نے چیر ڈالا ہو، سب حرام ہیں، سوائے ان کے جن کا تم نے 'تذکیہ' کرلیا ہو۔“

ہماری زیر بحث روایت اسی تذکیہ کی شرح کرتے ہوئے، اس کی اجازت دے رہی ہے کہ جہاں تیز دھار چھری سے ذبح کرنا ممکن نہ ہو، وہاں جو چیز بھی چاہو ذبح کے لیے استعمال کرلو، لیکن یہ بات پیش نظر رہے کہ جانور کا خون بہ جانا چاہیے اور اس پر اللہ کا نام بھی لینا چاہیے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

متن کے حواشی

۱۔سنن البیہقی، رقم ۱۸۹۲۷ میں یہی روایت ان الفاظ میں آئی ہے:'یا رسول اللّٰہ ان احدنا اذا اصاب صیدا ولیس معه شفرة ایذکی بمروة او شقة العصا قال امرر الدم بما شئت واذکر اسم اللّٰہ عز و جل'(اے رسول اللہ، اگر ہم میں سے کوئی کسی شکار کو پائے، اور اس کے پاس چھری نہ ہو تو کیا وہ کسی دھاردار پتھر سے یا لکڑی کے ٹکڑے سے ذبح کر لے؟ آپ نے فرمایا: جس چیز سے چاہو خون بہادو، اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لو۔)

۲۔ابن ماجہ، رقم ۳۱۷۷، مسند احمد، رقم ۱۸۲۷۶ اور المستدرک للحاکم، رقم ۷۶۰۰ میں عدی کا سوال یوں نقل ہوا ہے:'یا رسول اللّٰہ انا نصید الصید فلا نجد سکینا الا الظرار وشقة العصا' اس روایت کے الفاظ سب میں ایک سے ہیں۔(اے اللہ کے رسول، ہم شکار کر لیتے ہیں، لیکن یہ ہوتا ہے کہ ہمارے پاس ذبح کے لیے چھری نہیں ہوتی، بس کوئی دھاروالا پتھر یا نوک والی لکڑی ہوتی ہے۔)

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net